Digitized by Khilafat Library Rabwah

52

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۷ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۲۲ شہادت ۱۳۵۱ ہش ۲۲ اپریل ۱۹۷۲ء	نمبر ۹۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ ۔ ۲۱ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

سر درد سے تو کچھ آرام ہے لیکن کمزوری اور تکان بہت ہے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطاء فرمائے اور تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت اب بتدریج بہتر ہو رہی ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

صادقہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری اللہ بخش صاحب امرتسری مرحوم بعارضہ کینسر سخت بیمار ہیں ۔ بزرگان جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے ۔

(سعید اللہ خان ربوہ)

کارکنانِ صدر انجمن احمدیہ کی یاددہانی کیلئے

کارکنانِ صدر انجمن احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے دینی نصاب کا امتحان ۲۰ رمئی ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ ہوگا ۔ کارکنان مطلع رہیں ۔

نصاب حسب ذیل ہے :۔
۱۔ قرآن کریم :۔ سورۃ یونس ۔ سورۃ ھود
۲۔ علم کلام :۔ احمدی غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟
۲۔ ایک غلطی کا ازالہ
۳۔ انٹرویو :۔ ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا تعالیٰ اپنے مرسلوں اور خلفاء کو اس لئے بھیجتا ہے کہ وہ دنیا کو پاک کریں

اگر حضرت مسیح موعودؑ خدا کی طرف سے تھے تو پھر یاد رکھو کہ انکی جماعت کبھی ضلالت پر اکٹھی نہیں ہو سکتی

"حضرت صاحبؑ کو الہام ہوا تھا :۔

سپردم بتو مایۂ خویش را ؛ تو دانی حساب کم و بیش را

ایک شریف آدمی بھی امانت میں خیانت نہیں کرتا اور حضرت مسیح موعودؑ سے تو اللہ تعالیٰ نے خود یہ دعا کرائی پھر کیا تم سمجھتے ہو کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے خیانت کی؟ توبہ کرو توبہ کرو ۔

حضرت مسیح موعودؑ کا اتنا توکل کہ وفات کے قریب یہ الہام ہوتا ہے پھر خدا نے نعوذ باللہ یہ عجیب کام کیا کہ امانت غیر حقدار کو دیدی ۔ خدا تعالیٰ نے خلیفہ مقرر کرکے دکھا دیا کہ "سپردم بتو مایۂ خویش را" کے الہام کے موافق کیا ضروری تھا ۔

پھر میں پوچھتا ہوں کہ کیا خدا (نعوذ باللہ) گمراہ ہی کرواتا ہے؟ ہرگز نہیں ۔ خدا تعالیٰ تو اپنے مرسلوں اور خلفاء کو اس لئے بھیجتا ہے کہ وہ دنیا کو پاک کریں ۔ اس لئے انبیاء کی جماعت ضلالت پر قائم نہیں ہوتی ۔ اگر مسیح موعودؑ نے ایسی گندی جماعت پیدا کی جو ضلالت پر اکٹھی ہوگئی تو پھر نعوذ باللہ اپنے منہ سے انکو جھوٹا قرار دوگے! تقویٰ کرو ۔

لیکن اگر مسیح موعودؑ خدا کی طرف سے تھے اور ضرور تھے ۔ پھر یاد رکھو کہ یہ جماعت ضلالت پر اکٹھی نہیں ہو سکتی ۔"

(منصبِ خلافت صفحہ ۴ از حضرت مصلح موعودؓ تقریر ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

"انبیاء جب وفات پاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے بعد نشان کے طور پر خلافت کو قائم کیا کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جس طرح اس نے نبی کی شخصی زندگی کو الہام سے شروع کیا اسی طرح وہ اس کی قومی زندگی کو بھی الہام سے شروع کرے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی نبی فوت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا مخفی الہام قوم کے دلوں کو اس زندگی کی تفصیلات کی طرف متوجہ کرتا ہے ۔"

("خلافت احمدیہ کے مخالفین کی تحریک" صفحہ ۴)

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ ۔" (کشتی نوح)

ایک مومن ہر آن لرزاں و ترساں رہتے ہوئے پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے اور اُس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتا ہے ۔ تا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے ۔ اس کی لغزشوں کی پردہ پوشی فرمائے ۔ اور اپنے فضل سے اُس کے سب کام بنا دے ۔

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے!

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر شہادت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا پرستی کے جذام سے بچنے کا طریق

اسلام نے مسلمانوں کو بہر صورت و بہر حال دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تعلیم دی ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو اجر دونوں جہانوں میں جنت اور اس کی نعماء نیز رضائے الٰہی کی شکل میں انہیں ملے گا وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا ہے اور ہوگا بھی وہ اپنی ذات میں بے حساب۔ اس کے بالمقابل دنیوی عیش و آرام کے جن سامانوں کی خاطر ایک عاقبت نااندیش انسان دین کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے وہ اس اجر و ثواب کے بالمقابل بے حیثیت بھی ہیں اور فانی بھی۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران میں جہاں عیش و آرام کے دنیوی سامانوں کے بالمقابل روحانی نعمتوں کی برتری کا ذکر فرمایا ہے وہاں ان لوگوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی وجہ سے عند اللہ اس بات کے مستحق قرار پاتے ہیں کہ دنیوی نعمتوں کے علاوہ انہیں اخروی جہان کی ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی نعمتیں بھی عطا کی جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرنے کے بعد کہ جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اُنکے لئے اُن کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں نیز اُن کے لئے پاک بیویاں اور اللہ کی رضا مقدر ہے فرماتا ہے:-

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ (آلِ عمران آیات ۱۷،۱۸)

یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں۔ اس لئے تو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے، جو صبر کرنے والے ہیں اور سچ بولنے والے ہیں اور فرمانبردار ہیں اور خدا کے لئے اپنے اموال خرچ کرنے والے ہیں اور راتوں کے آخری حصوں میں استغفار کرنے والے ہیں۔

ان آیات سے ثابت ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان محض زبانی ایمان پر اکتفا نہ کرے بلکہ اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں صبر و استقامت کا پورا پورا مظاہرہ کرتے ہوئے سچ پر ہر حال میں قائم رہے، اللہ تعالیٰ کی پوری پوری فرمانبرداری اختیار کرے، دنیوی اموال سے محبت نہ کرے بلکہ جائز ذرائع سے کمائے ہوئے اموال کو بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور پھر صرف مالی قربانی کو ہی کافی نہ سمجھے بلکہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر تہجد کی نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرے اور استغفار کو اپنا شعار بنائے۔ پس دعاؤں میں شغف، صبر و استقامت، ہمیشہ اور ہر حال میں سچائی پر قائم رہنا، اللہ تعالیٰ کی پوری پوری فرمانبرداری اختیار کرنا، اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرنا وہ اوصاف ہیں جن کے نتیجہ میں انسان کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق ملتی ہے۔ ان اوصاف کو اپنے اندر پیدا کئے بغیر کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُس نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں یہ فرمایا کہ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی تفصیل سے بتایا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا طریق کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے جس طریق کی طرف رہنمائی فرمائی وہ بعینہٖ وہی ہے جو سورۃ آلِ عمران کی مذکورہ بالا آیات میں بیان ہوا ہے۔ "کشتی نوح" میں آپ نے "تعلیم" کے زیر عنوان جو کچھ رقم فرمایا ہے اُسے اگر غور سے پڑھا جائے تو وہ آیات مذکورہ بالا کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ آخر میں آپ نے اس تمام تعلیم کا خلاصہ یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر انسان ہمہ تن خدا ہی کا ہو جائے تو پھر اس امر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ دین سے غافل ہو کر دنیا کے لالچ میں گرفتار ہو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے میں کامیاب نہ ہو۔ دین کو چھوڑ کر انسان دنیا کی طرف اُس وقت ہی بھاگتا ہے جب وہ خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا:-

"تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گدھ اور کتے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے، وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے، انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا، شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور وہ حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی رُوح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلہ سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ ان کے اندر دُنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دئے ہیں پس تم اس جذام سے ڈرو" (کشتی نوح)

الغرض دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور دنیا پرستی کے جذام سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ انسان نفسانی خواہشوں اور ان کی آلائشوں میں گرفتار نہ ہو اور اِس طرح رُو بخدا رہے کہ گویا ہمہ تن خدا ہی کا ہو جائے۔ اِس امر کی علامت کہ فی الحقیقت وہ رُو بخدا ہے یہ ہوگی کہ وہ صبر و استقامت کا پورا پورا مظاہرہ کرتے ہوئے سچ پر ہر حال میں قائم رہے گا، اللہ تعالیٰ کا پورا پورا فرمانبردار ہوگا؛ اپنے اموال کو ہنسی خوشی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر ہر وقت مستعد نظر آئے گا پھر راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور رونا اور گڑگڑانا، اُس سے گناہوں کی بخشش طلب کرنا اور دعاؤں میں مصروف رہنا اس کی عادت ہوگی ـــ یہی وہ طریق ہے جس سے انسان کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق ملتی ہے۔

لوحِ مزار

محترم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویرؔ سابق ایڈیٹر الفضل نے اپنی وفات سے بہت عرصہ قبل اپنے مزار کے کتبے کے لئے حسب ذیل نظم کہی تھی۔ (مبارک احمد تنویرؔ ربوہ)

یہاں دفن ہے ایک مردِ صغیر
بظاہر فقیر و بباطن امیر

ملی خاک میں خاک کو پھر اماں
کہ پہنچی وہیں، تھی جہاں کا خمیر

نہ کرتا تھا وہ خار و گُل میں تمیز
نہ تھا ظلمت و نُور کا وہ اسیر

نہ تھا کوئی فرق نشیب و فراز
نہ تھا امتیازِ صغیر و کبیر

اسے ایک سے تھے حیات و ممات
تھا یکساں اسے شعلہ و زمہریر

طبیعت میں اسکی نہ تھا پیچ و خم
تھی اسکی روش ایک سیدھی لکیر

تھا تنویرؔ کو عشق الفضل سے
رہا آخری دم تک اِس کا مدیر

اِسے بخش دے بخش دے بخش دے
رؤف و رحیم و عزیز و قدیر (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خدا بناتا ہے

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ رشد و ہدایت کے سلسلہ کو قائم کرنے کے لئے وہ انبیاء کو اپنی وحی کے ذریعہ اس مقصد کے لئے مامور فرماتا ہے بشریت کے تقاضا کے مطابق جب انبیاء اپنی عمر طبعی کو پورا کر کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو اگرچہ ان کے متبعین کے لئے یہ وقت بڑے غم واندوہ کا ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کی وفات کے بعد ان کے خلفاء کے سلسلہ کو قائم فرماتا ہے۔ ظاہر بین نگاہیں دیکھتی ہیں کہ نبی کی وفات پر کچھ لوگوں کا اجماع ہوتا ہے وہ اتفاق رائے یا کثرت رائے سے ایک شخص کو منتخب کر کے ایک خلیفہ بطور امیر و مطاع تسلیم کر لیتے ہیں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو صحابہ مارے غم کے نڈھال ہو گئے اور حزن و ملال کا گویا ایک پہاڑ تھا جو ان پر ٹوٹ پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ذریعہ سے حضرت ابوبکرؓ کو مقام خلافت پر فائز کر دیا اور اس طرح مومنوں کے غم اور خوف کو امن سے بدل دیا یہ درست ہے کہ ظاہر میں تو ایسا ہی نظر آتا ہے کہ منتخب خلیفہ کی اس طرح پر خدا کی براہ راست وحی سے تقرری نہیں ہوتی جس طرح کہ نبی کی تقرری براہ راست وحی کے ذریعہ سے ہوتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ خلفاء جو انتخاب سے مقرر ہوں ان کی تقرری میں مخفی طور پر خدا کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے اور وہ مومنوں کے دل میں القاء کرتا ہے کہ فلاں شخص خلافت کا اہل ہے اُسے انتخاب کیا جائے پس گو خلیفہ انتخاب سے مقرر ہوتا ہے تاہم اس تقرری میں خدا کا دخل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک وعظ میں اپنے ماننے والوں کو بڑی تاکید سے یہ ارشاد فرمایا کہ :-

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
الْمَهْدِیِّیْنَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۷)

تم پر جہاں میری سنت اور طریقوں کے مطابق عمل کرنا اور چلنا ضروری ہے وہاں میرے خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہوں گے کی سنت اور طریقوں کی پابندی بھی ویسی ہی لازمی ہے

قرآن مجید سے یہ بات ثابت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی واسطہ سے کام کرواتا ہے اور پھر اسے اپنی طرف منسوب کرتا ہے تو اس میں خدائی تصرف بھی داخل کر دی جاتی ہیں تا دنیا کو یہ بات سمجھ آجائے کہ اگرچہ ظاہر میں تمہیں کچھ نظر آتا ہے لیکن بباطن اس میں خدائی تصرف اور خدائی قوتیں کام کر رہی ہیں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ بدر کے موقع پر اپنی مٹھی میں کنکر لئے اور ان کنکروں کو دشمن کی طرف آپ نے پھینکا تو اگرچہ بظاہر وہ ایک انسان کی مٹھی تھی اور کنکر بھی ایک مٹھی میں جتنے آسکتے تھے اتنے ہی تھے مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مٹھی سے کنکر پھینکے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا

مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

کہ کنکروں کی یہ مٹھی تو نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے۔ نتیجہ بتاتا ہے کہ وہ انسان کی مٹھی کے پھینکے ہوئے کنکر نہ تھے اس طرح خلیفہ کا انتخاب گو بظاہر مومنوں کی جماعت کرتی ہے لیکن درپردہ اس انتخاب میں خدا تعالیٰ کی قدرت کام کر رہی ہوتی ہے اور ان سے انتخاب کروا کر اپنی تقدیر پوری کرواتا ہے اور اس کے متعلق یہ قرار دیتا ہے کہ اس شخص کو مقام خلافت پر میں نے فائز کیا ہے اور خلافت کا جامہ اسے میں نے پہنایا ہے اس کے ساتھ نصرت خداوندی اور تائیدات الٰہیہ سے ظاہر ہونے والے نتائج یہ ثابت کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ انسان کا کام نہیں انسان کی مجال نہیں کہ وہ اتنے بڑے بوجھ کو اٹھا سکے اور اتنے بڑے کام کو انجام دے سکے۔ جب تک خدائی قوتیں اور اعلیٰ طاقتیں اس کے ساتھ نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر خلیفہ راشد غیر معمولی حالات ومشکلات کے باوجود کامیاب و کامران ہوتا ہے کیونکہ اب وہ انسانوں کا بنایا ہوا خلیفہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہے۔

لیکن جو صرف ظاہر پر تکیہ کرتے ہیں اور وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور حقیقت پر نگاہ نہیں رکھتے ایسے لوگوں کے لئے اور ان کے لئے جنہیں پوری معرفت نہیں مسائل کے حل کا واحد طریق یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہمارے مسلمات کیا کہتے ہیں۔ قرآن مجید کیا کہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔ خدا کے رسول کا اس بارہ میں کیا فیصلہ ہے۔ آپ کے صحابہؓ نے اس بارہ میں کیا رویہ اختیار کیا۔ اس زمانہ کے مامور من اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ارشاد فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے اگر ان تمام برگزیدہ ہستیوں اور مستند ترین ذرائع کا فیصلہ یہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو معاملہ کا تصفیہ ہو جاتا ہے۔

خلافت کے متعلق قرآنی فیصلہ

سو سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اس بارہ میں کیا فرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے۔ ابتدائے آفرینش کے وقت خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ خلیفہ بنانا میرا کام ہے اور جب میں کسی کو خلیفہ بناتا ہوں تو انسان تو ایک طرف رہے فرشتوں کو بھی حکم ہوتا ہے کہ وہ اس کے لئے سجدہ کریں فرمایا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
خَلِیْفَةً۔

اے لوگو! سنو اور توجہ سے سنو!! کہ میں خدا ہی زمین میں خلیفہ بناتا ہوں۔

تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے کہ جن کو خدا نے خلیفہ بنایا۔ ان کی ہی خلافت کو استحکام حاصل ہوا اور جو خدا کے بنائے ہوئے نہیں تھے ان کو کسی نے پوچھا تک بھی نہیں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی
الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

(سورہ نور)

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانیوالوں اور نیک اعمال کرنیوالوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنادیگا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہایت وضاحت سے اس بات کی صراحت کر رہا ہے کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور امت مسلمہ میں بھی خلافت کے منصب کو وہ خود ہی قائم فرمائے گا اور اس منصب کو جس وہ سزاوار اور اہل سمجھے گا اسے وہ خود ہی اس منصب پر فائز فرمائے گا۔ تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ اگرچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر صحابہؓ کا اجتماع ہوا۔ مشورہ ہوا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتخاب خلافت کے منصب کیلئے ہوا۔ اگرچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک یہ انتخاب مومنوں نے کیا۔ لیکن ابوبکر صدیقؓ کو خلافت کے جلیل القدر منصب پر میں نے ہی فائز کیا اور انہیں خلیفہ میں نے ہی بنایا۔ ساری امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ آیت لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کے مصداق سب سے اول حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوتے اور خدا تعالیٰ نے انکی خلافت کے قیام کو اپنی طرف نسبت دی فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ ضرور وہ خود ان نیک لوگوں میں سے کسی کو خلیفہ بنائے گا اور ان کے دین کو وہ تمکنت، استحکام اور عظمت بخشے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا کہ

"تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

پس خلیفہ بنانے کی نسبت خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر جگہ اپنی طرف ہی کی ہے۔ اور فرمایا کہ ہم خلیفہ بناتے ہیں۔ خلیفہ بنانا انسانوں کا کام نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان کی وضاحت کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کا رسول نبیوں کا سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارہ میں کیا فیصلہ ہے۔

خلافت کے بارہ میں رسول مقبولؐ کا فیصلہ

حضرت عائشہؓ جو حضرت رسول اکرمؐ کی زوجہ مطہرہ اور علم دین کی نابغہ تھیں اور جن سے دین کے علم کو سیکھنے کا ارشاد حضورؐ نے فرمایا ان کی روایت ہے کہ حضورؐ نے ان سے ایک دفعہ یہ ذکر فرمایا۔

لقد هممت او اردت ان
ارسل الى ابى بكر وابنه
فاعهد ان يقول القائلون
او يتمنى المتمنون ثم
قلت يابى الله ويدفع
المؤمنون۔ (بخاری)

میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کو بلا کر انکے حق میں خلافت کی تحریر لکھ دوں تا کہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لیکر نہ کھڑے ہو جائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں مگر پھر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی نہ ہوگا اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت کو قبول کرے گی۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں اس لئے وصیت نہیں لکھوائی کہ آپ جانتے تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اگر کوئی خدا کی مرضی کے خلاف کوئی قدم اٹھائے گا تو اسے کامیابی نہ ہوگی۔ آخر وہی ہوا جو خدا تعالےٰ کی منشاء تھی

(۲) دوسری حدیث حضرت حفصہؓ جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور نہایت زیرک خاتون تھیں وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:۔

ان ابابکر یلی الخلافۃ
من بعدی ثم بعدہٗ
ابوک فقالت من انباک
یا رسول اللہ قال نبانی
العلیم الخبیر۔

کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد تمہارے باپ خلیفہ ہوں گے۔ حضرت حفصہؓ نے حضور کی خدمت میں عرض کی حضور آپ کو کیسے علم ہے آپ نے فرمایا کہ علیم و خبیر خدا نے مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ہوگا۔

یہ حدیث شیعہ حضرات کی مشہور کتاب تفسیر قمی میں بیان ہوئی ہے۔ حضور پرنور کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ خلیفہ خدا تعالےٰ بناتا ہے اور اس قادر و توانا ہستی نے حضور کو قبل از وقت اس بات سے آگاہ فرمایا اور بتایا کہ آپ کی وفات کے بعد پہلا خلیفہ ابوبکرؓ کو بناؤں گا اور پھر عمرؓ کو

(۳) حضرت عثمانؓ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر بزرگ صحابی تھے ان سے حضور نے فرمایا:۔

ان اللہ یقمصک قمیصاً
فان ارادک المنافقون
علی خلعہ فلا تخلعہ
ابداً۔ (مسند احمد بن حنبل)

اے عثمان یقیناً تجھے اللہ تعالےٰ ایک قمیص پہنائے گا اگر منافق اس قمیص کو اتارنے کی کوشش کریں تو ہرگز ہرگز نہ اتارنا۔

امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور نے اس حدیث میں حضرت عثمانؓ کو بشارت دی تھی کہ اللہ تعالےٰ انہیں خلافت کا جامہ پہنائے گا۔ اور منافقین کا طبقہ اس جامہ کو چاک کرنے کی کوشش اور تم سے اتارنے کا مطالبہ کرے گا۔ لیکن تم نے ہرگز ہرگز اس جامہ کو نہ اتارنا ہوگا حضور کا یہ ارشاد کیا واضح ہے۔ کہ خلافت کی قمیص تمہیں خدا تعالےٰ پہنائیگا یہ اس خلافت کی قمیص کی عظمت و احترام کا یہ تقاضا ہوگا کہ دشمن خواہ کچھ کریں تم نے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کرنا ہوگا۔ یہ بات تاریخ کے واقعات سے ثابت ہے پوری ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے حضرت عثمانؓ کو منصب خلافت پر فائز فرمایا۔ منافقوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ خلافت کی قمیص اور اس معزز جامہ کو آپ سے اتروا لیں۔ پھر خدا کے اس برگزیدہ بندہ نے جان دینی قبول کی لیکن قمیص خلافت کی جو خدا نے خود پہنائی تھی اسے اتارنا گوارا نہ کیا۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کے منصب کے متعلق یہی سمجھتے تھے کہ یہ منصب خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور جسے وہ اس مقام کا اہل سمجھتا ہے اسے ہی اس مقام پر فائز فرماتا ہے:۔

خلافت کے بارہ میں خلفائے راشدین کا نظریہ

اب ہم حضور کے جلیل القدر صحابہؓ اور آپ کے خلفاء کے نظریہ پر نگاہ ڈالتے ہیں کہ ان کا اس بارہ میں کیا خیال تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ تاریخ نے اسے محفوظ کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام خلفاء اس ایمان پر قائم تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اس عالی منصب پر تقرری خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابوبکرؓ صدیقؓ فرماتے ہیں:۔

وَقَدِ اسْتَخْلَفَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ
خَلِیْفَۃً لِیَجْمَعَ بِہٖ
اُلْفَتَکُمْ وَیُقِیْمَ بِہٖ کَلِمَتَکُمْ

(دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد ۲ ص ۵۸)

کہ خدا تعالےٰ نے تم پر مجھے خلیفہ مقرر کر دیا ہے تاکہ تمہاری باہمی الفت و اخوت اور شیرازہ بندی قائم رہے اور اس کے ذریعہ سے تمہارا کلمہ قائم رہے۔

حضرت ابوبکرؓ کو تو علم تھا کہ حضور کی وفات کے بعد لوگوں کا اجتماع ہوا مشورہ ہوا۔ بلکہ اختلاف ہوا اور پھر صحابہ نے آپ کی بیعت خلافت کی۔ پھر بھی حضرت ابوبکرؓ خدا کے رسول کا پیارا ساتھی۔ دکھ سکھ میں ساتھ رہنے والا سب سے اول ایمان لانے والا۔ خدائی حکمتوں اور خدائی باتوں کو خدا کے رسول کے بعد سب سے زیادہ سمجھنے والا جاننے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ

قَدِ اسْتَخْلَفَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ

کہ خدا تعالےٰ نے تم پر خلیفہ کو مقرر کر دیا ہے یہ نہیں فرماتے کہ تم نے مجھ پر احسان کیا اور خلیفہ بنایا بلکہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے تمہارا خلیفہ مقرر کر دیا ہے

اب آگے چلئے۔ حضرت عمرؓ کیا فرماتے ہیں:۔

من اراد ان یسأل
عن المال فلیأتنی
فان اللہ جعلنی خازناً
وَقاسماً۔

(تاریخ عمر بن الخطاب ص ۸۶)

جس شخص نے مال کے متعلق کچھ پوچھنا ہے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر قوم کے مال کا خازن مقرر فرمایا ہے اور اس کو تقسیم کرنے کا حق بخشا ہے۔

حضرت عمرؓ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ وہ اس یقین پر قائم تھے کہ خدا تعالےٰ نے انہیں خلیفہ مقرر فرمایا ہے اور کسی انسان نے انہیں خلیفہ نہیں بنایا یہ تقرری خدا کی طرف سے تھی۔ یہ درست ہے کہ یہ تقرری حکمت الٰہیہ کے ماتحت بالواسطہ ہوتی ہے۔ تا مسلمانوں پر دوہری اتمام حجت ہو بایں وجہ حضرت عمرؓ یہی سمجھتے اور اسی نظریہ پر قائم تھے کہ اس منصب خلافت پر اللہ تعالےٰ نے ہی آپ کو فائز فرمایا ہے۔

(۳) حضرت عثمان کا بھی یہی مذہب تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

الف۔ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰہُ
اَبَا بَکْرٍ فَوَاللّٰہِ مَا عَصَیْتُہٗ
وَلَا غَشَشْتُہٗ۔

(بخاری کتاب ھجرۃ الحبشہ)

اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور خدا تعالےٰ کی قسم میں نے ان کی پوری پوری اطاعت کی میں نے نہ تو کبھی آپ کی نافرمانی کی اور نہ ہی کبھی آپ کو دھوکا دیا۔"

(ب) باغیان خلافت نے جب فتنہ پیدا کیا اور خلافت کے منصب کی توہین کے لئے کمربستہ ہو گئے اور حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ خلافت سے الگ ہو جائیں تو خدا کے اس محبوب بندے نے بڑے زور اور پوری قوت سے ان کے مطالبہ کو رد کرتے ہوئے کہا:۔

مَا کُنْتُ لِاَخْلَعَ سِرْبَالًا
سَرْبَلَنِیْہِ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَزَّوَجَلَّ۔

(طبری جلد ۵ ص ۱۲۱)

میں کبھی بھی اس ردائے خلافت کو جو عزت و جلال والے خدا نے مجھے پہنائی نہیں اتاروں گا اگر حضرت عثمان کا یہ مذہب اور ایمان نہ ہوتا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو کس طرح ممکن تھا کہ ایسے خطرناک حالات میں جبکہ ان کی جان کا خطرہ سامنے تھا اس جرأت سے یہ اظہار کرتے کہ مجھے خدا تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے اور میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ میں اس کی بے حرمتی کا مرتکب نہیں ہو سکتا اور اس منصب سے ہرگز ہرگز الگ نہیں ہو سکتا بلکہ تاریخ میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے منافقوں کے مطالبہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا

"مجھے پھانسی پر لٹک جانا زیادہ مرغوب ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ منصب خلافت سے الگ ہو جاؤں۔"

(باقی)

یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

ازیں قبل ایسی جماعتوں کے نام شائع کئے جا چکے ہیں جنہوں نے یوم مسیح موعود کے موقع پر مرکز کے زیر ہدایت بڑے اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کئے۔ اب مزید جماعتوں کی طرف سے جلسوں کے انعقاد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

اوکاڑہ۔ ایبٹ آباد۔ بہادل پور۔ بھوڑو چک ۱۸ شیخوپورہ۔ پاک پٹن پشاور۔ پکا نسوآنہ ضلع جھنگ۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودہا۔ تربیلا ڈیم۔ جہلم چک منگلہ ضلع جھنگ۔ چک نمبر ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور۔ چک ۲۹۵ گ ب ضلع لائلپور چک ۳/۵ ایل ضلع ملتان۔ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ۔ خانیوال۔ خوشاب۔ راولپنڈی رحیم یار خاں۔ سانگلہ ہل۔ سانگھڑ سرگودہا۔ سکھر۔ کنری (سندھ) کھنڈو ضلع لاڑکانہ گجرات۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ لطیف نگر فارم (سندھ) محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) محمود آباد فارم (سندھ) مظفر گڑھ۔ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ مونگ ضلع گجرات نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

54

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۲۸ر شہادت/اپریل برائے ربوہ اور مورخہ ۳۰ر شہادت/اپریل برائے بیرون جماعت کو سال رواں کا پہلا امتحان ہو رہا ہے جس کا نصاب (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۳ ربع اول (۲) کتاب ایک غلطی کا ازالہ۔ (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات بزبان اردو۔ فارسی۔ ہوگا۔

کتاب ایک غلطی کا ازالہ نظارت اشاعت و لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے طبع ہو چکی ہے۔ جن مجالس کو یہ کتاب درکار ہو وہ خط لکھ کر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے منگوا سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تقریبِ شادی

عزیزم جمال الدین انور کا نکاح عزیزی امۃ القیوم بنت مکرم چوہدری صالح محمد صاحب باڈی گارڈ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۲/۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

اسی روز رخصتانہ پر از راہ شفقت صاحبزادہ حضرت مرزا ڈاکٹر منور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی۔ دعوت ولیمہ کے موقع پر مورخہ ۲/۴/۷۲ کو دار النصر غربی ربوہ میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے اجتماعی دعا کرائی۔

بزرگان سلسلہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم اس رشتہ کو اسلام اور احمدیت اور ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

(فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

نفسل عمر ہائی سکول کی جن طالبات نے اس سال مڈل کا امتحان دیا ہے ان کا دینیات کا امتحان ابھی باقی ہے اس پرچہ کا امتحان ۷/۶ کو سکول ہذا میں ہوگا۔ بچیاں مندرجہ ذیل کورس کی تیاری کرتی رہیں:-

۱- پہلے پانچ پارے باترجمہ ۲- راہ ایمان حصہ اول
۳- مختصر تاریخ احمدیت پہلا باب ۴- یاد رکھنے کی باتیں ۱۹ صفحات

نوٹ: اس سکول کے الگ کھولنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ یہاں تعلیم حاصل کرنے والے بچے دوسرے سکول کے بچوں سے نمایاں ہوں۔ اس لئے بچیاں غفلت نہ کریں۔

(ہیڈ مسٹریس)

انفرادی کارڈ برائے مجاہدین تحریک جدید

مجاہدین تحریک جدید کی سہولت کے پیش نظر دفتر ہذا نے چندہ کا حساب رکھنے کے لئے انفرادی کارڈ چھپوائے ہیں۔ جو بغیر معاوضہ کے عندالطلب مجاہدین کی خدمت میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔ مطالبہ کے ساتھ مکمل پتہ صاف اور خوشخط صورت میں تحریر فرمایا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۱۵ر اپریل ۱۹۷۲ء کو پشاور میں
۱۰ روپے والے انعامی بانڈ کی قرعہ اندازی کے نتائج

پہلا انعام	دوسرا انعام	تیسرا انعام
۲۵،۰۰۰ روپے	۵،۰۰۰ روپے	۱،۰۰۰ روپے
348536	040077	204632

۱۹۰ انعامات — ۱۰۰ روپے فی انعام

000773	048379	113228	171098	212425	287251	323462	401074	441581
002640	050579	114257	175155	212599	289210	333966	401589	441600
002986	054983	114298	178352	215000	292158	336286	402220	443883
005463	070825	120562	179499	215711	299839	339379	402298	444530
007998	072647	121157	183811	216192	300679	340961	403804	444800
008702	073457	123416	186161	216616	300720	344407	403903	447075
010285	076043	126102	187335	217049	302680	351248	404997	447349
010338	079636	129796	188422	218499	302842	351552	405267	448096
010770	083925	133155	192082	219235	307110	352347	408081	452159
017782	089473	135153	201401	221143	308469	353052	411993	453406
018696	098756	135924	201868	223274	309204	354095	413567	454976
020687	101123	137630	202696	223867	310740	372117	414163	456250
022686	103664	137728	203862	232232	312352	373763	415964	458544
022892	104746	140731	206350	234884	313037	375724	417029	465624
025359	105770	146475	207472	245155	315004	383058	419907	470658
027779	105779	148077	207822	252669	315419	384186	420079	470961
028488	107846	153255	208147	256626	316007	385111	421395	471098
036487	110687	157291	208154	273498	316250	389443	430817	478082
037304	111394	158293	208696	276877	316270	390693	431958	483258
038130	111537	166603	211462	278485	316537	397900	433682	485552
044397	111813	170341	211479	279997	316652	400232	437913	485850
								498003

سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

فوجی بھرتی

مورخہ ۲/۵ ۲۹ یوم ہفتہ بوقت دس بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:

قد ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی = ۳۲-۳۰
وزن = ۱۰۷ پونڈ
تعلیم = کم از کم تین جماعت
عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک

(ناظر امور عامہ)

اضافہ چندہ تحریک جدید

مکرم چوہدری انیس محمود صاحب نفیس نگر ضلع تھرپارکر نے تحریک جدید کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر اپنے امام کی اس تحریک پر کہ

"وعدوں میں کچھ نہ کچھ اضافہ ضرور ہونا چاہیئے"

اپنے وعدہ میں اضافہ فرمایا ہے یعنی ۱۰۷/- روپے کو ۲۰۰/- روپے تک بڑھا کر پیش کیا ہے جزاہم اللہ۔

دیگر مخیر احباب بھی توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ORIENT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر کوئی قوم تقویٰ پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی

ترقی کا ذریعہ قرآن کریم ہے اور قرآن کریم سے وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو متقی ہوں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"یاد رکھو کہ اسلام کی بنیاد تقوٰے پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے ایک مصرعہ آپ نے لکھا کہ

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے"

اسی وقت آپ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے کہ

"اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا نہ وہ دشمن سے ذلیل ہو گی اور نہ اسے کوئی آسمانی یا زمینی بلائیں تباہ کر سکیں گی۔ اگر کوئی قوم تقوٰے پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔

قرآن کریم کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ الٓمّٓ ۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

لَا رَیْبَ فِیْہِ میں تو قرآن کریم کی ذاتی خوبی بتائی اور دوسروں سے تعلق رکھنے والی خوبی یہ بتائی کہ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ یعنی یہ کلام متقی پر اثر کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص تو روٹی کھاتا اور اس سے طاقت حاصل کر کے کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے کو دو آدمی پکڑ کر کھڑا کرتے ہیں غیر متقی کو جو ہدایت ہوتی ہے وہ تو ایسی ہوتی ہے جیسے دو آدمی کسی کو کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کر دیں مگر جو متقی ہے وہ اس سے غذائیت اور طاقت حاصل کرتا ہے۔ ہم اگر ترقی کر سکتے ہیں تو قرآن کریم کی مدد سے ہی اور قرآن کریم کہتا ہے کہ اسکی غذا متقی کے لئے ہی طاقت اور قوت کا موجب ہو سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے معدہ میں کوئی خرابی ہو تو اسے گھی، دودھ، مرغ، بادام، پھل اور کتنی اعلیٰ غذائیں کیوں نہ کھلائی جائیں اسے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا بلکہ الٹا اسے ہیضہ ہو جائے گا۔ غذا اسی صورت میں فائدہ دے سکتی ہے جب وہ ہضم ہو۔ اگر ہضم نہ ہو تو الٹا نقصان کرتی ہے اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ غذا ایسی ہے جو مومن کے معدہ میں ہی ٹھہر سکتی ہے۔ پس اگر یہ صحیح ہے کہ ہم نے قرآن کریم سے فائدہ اٹھانا ہے اور اس سے فائدہ اٹھائے بغیر ہم کوئی ترقی نہیں کر سکتے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

یعنی تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ پس بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سکھایا اور بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سیکھا۔ اس میں محمد سے مراد دراصل قرآن کریم ہی ہے کیونکہ آپ ہی قرآن کریم کے الفاظ لائے ہیں پس جماعت کا تقویٰ پر قائم ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس زمانہ میں مومن اگر ترقی کر سکتے ہیں۔ تو قرآن کریم پر چل کر ہی اور اگر یہ غذا ہضم نہ ہو سکے تو پھر کیا فائدہ۔ اور اگر اسے ہضم کرنا چاہتے ہو تو متقی بنو" (مشعل راہ صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸)

ایک ماہ کے اندر اندر وقف عارضی کی کمی پوری کی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت ایک ماہ کے اندر اندر وقف عارضی کی کمی کو پورا کرے۔ امراء اضلاع اور مربی صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں احباب جماعت سے وقف عارضی کے فارم پُر کرا کر جلد بھجوائیں تا میعاد کے اختتام پر حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جائے کہ احباب جماعت نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

جماعتیں ہفتہ قرآن مجید منائیں

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ رمئی بروز ہفتہ سے ۲۶ رمئی بروز جمعہ تک ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں۔ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں۔ جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں جن مقامات پر خواتین علیحدہ جلسے کر سکیں۔ وہاں پر لجنات اماء اللہ ان کا اہتمام فرمائیں۔ ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں

تقاریر کے لئے عنوانات:-

۱۔ قرآن مجید کی خصوصیات
۲۔ قیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید
۳۔ والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم
۴۔ تقوٰے کے حصول کے ذرائع۔
۵۔ قرآن کریم میں منافق کی علامات
۶۔ مدعی نبوت کو پہچاننے کے قرآنی اصول۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میری بچی عزیزی سفینہ بخاری کی ایک حادثہ میں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے وہ بسلسلہ علاج میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے احباب دعا کریں کہ بچی کو خداوند کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید احمد علی شاہ بشارت میڈیکل ہال قائد آباد ضلع سرگودھا)

۲۔ برادرم منظور احمد ابن محمد اسماعیل صاحب جراح آف شیخوپورہ ۱۴/۴ کو ٹرک پر جاتے ہوئے نوشہرہ کے قریب کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ سول ہسپتال شیخوپورہ میں زیر علاج ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے (سلطان احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ شیخوپورہ)

مکرم شیخ عبدالحق صاحب امینی آف لندن کی وفات

مکرم شیخ عبدالحق صاحب امینی جو مولوی شریف احمد صاحب امینی کے چچا زاد بھائی تھے مورخہ ۱۵/۴ کی رات کو کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے سلسلے لندن سے چند دن کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے احباب دعا فرمائیں کہ مرحوم کے لواحقین کو اللہ تعالےٰ صبر کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام دے۔ (شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت مسجد فضل لائل پور)

میری والدہ صاحبہ کی وفات

ڈھاکہ سے (بواسطہ کولمبو) یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میری والدہ صاحبہ اہلیہ حضرت شیخ محمد صدیق صاحب شملوی ڈھاکہ میں وفات پا گئی ہیں۔ آپ کو امانتاً مقامی عظیم پور کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت مرحومہ اپنے بیٹوں صلاح الدین ناصر احمد اور منیر الدین محمود احمد کے پاس تھیں۔ تہجد گزار۔ مخیر۔ اور سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ آپ حضرت محمد اسمٰعیل صاحب المنصور دہلوی کی صاحبزادی تھیں جو ۳۱۳ کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ افسوس کہ میں اور میری چھوٹی ہمشیرہ آخری دیدار سے بھی محروم رہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں مولا کریم انہیں جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار محمد عمر بشیر احمد

(امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)